اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

(سورہ مائدہ: آیت ۳)

خطبہ غدیر

۵

زیارت امام حسین علیہ السلام

انعامی مقابلہ نمبر ۳

ادارہ ایصال ثواب

فون نمبر: 0332-3120298-0301-2525190-0323-3532778

Whatsapp No: 0332-3120298

Twitter Id (Follow Idaraisaal)

Send to 40404

جعلی امام مہدی کو پہچاننے کا مختصر طریقہ

۱۔ کیا دعویٰ کرنے والا چالیس سال کے آس پاس ہے؟

۲۔ کیا دائیں رخسار پر تل ہے؟

۳۔ کیا اُس کے سر پر بادل کے ٹکڑے نے سایہ کیا ہے؟

علامہ نقن صاحب | علامہ ذیشان حیدر جوادی

مولانا غلام مہدی نجفی | علامہ مفتی جعفر حسین

سید ہاشم رضا جعفری | شہزاد رضا نثار حسین

حسین علی عبدالرزاق | اکبر علی پپیتا والا

سید افضال حسین رضوی ابن سید اشفاق حسین رضوی

ان مرحومین کے لیے اور تمام مرحومین کے لیے

سورۂ فاتحہ کی التماس ہے

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

(سورۂ مائدہ : آیت ۳)

ادارہ ایصال ثواب

فون نمبر : 0332-3120298-0301-2525190-0323-3532778

Whatsapp No: 0332-3120298

Twitter Id (Follow idaraisaal)

Send to 40404

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ....

ترجمہ: اے معبود! مجھ کو اپنی ذات کی معرفت کرا کہ یقیناً اگر تونے مجھے اپنی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے رسولؐ کو نہ پہچان سکوں گا، اے معبود مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت کرا کہ یقیناً اگر تونے مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت نہ کرائی تو میں تیری حجت کو نہ پہچان پاؤں گا۔ اے معبود! مجھے اپنی حجت کی معرفت کرا کہ یقیناً اگر تونے مجھے اپنی حجت کی معرفت نہ کرائی تو میں دین سے بھٹک جاؤں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادارہ

خداوند متعال کی توفیق سے ادارے کی پانچویں کتاب خطبۂ غدیر کی ابتدا امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے دن ہوئی ہے۔ اس کتاب سے اور ادارے کی چوتھی کتاب ''کشکول'' سے اور خاص دینی طالب علموں کے لئے مرحوم علامہ نقن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''مذہب کی اہمیت'' سے مقابلہ نمبر ۳ میں سوالات شامل کئے جائیں گے۔

اس مقابلے میں بھی پہلا انعام ''ایران اور عراق'' کی بائی ایئر زیارات ہے۔ دوسرا اور تیسرا انعام ''امام علی رضا علیہ السلام'' کی زیارت کے لئے (25,000) روپے دیئے جائیں گے۔

مقابلہ نمبر ۲ کے تقسیم انعامات کا جلسہ شیعوں کی سب سے بڑی عید ''عید غدیر'' کے دن رکھا تھا۔ ۵۷ افراد نے سو فیصد نمبر حاصل کئے تھے۔ اِن کے درمیان قرعہ اندازی میں پہلا انعام کربلا کی زیارت میں کھارادر سے ایک لڑکی کا نام نکلا تھا۔

حالات زندگی علامہ امینی

علامہ شیخ عبدالحسین امینی بن شیخ احمد بن شیخ نجف قلی ملقب امین الشرع آپ ۱۳۲۰ھ میں تبریز کے ایک دینی و علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے آپ کی طبیعت علم و دانش کے حصول کی طرف راغب تھی اور آپ غیر معمولی ذہانت اور قوی حافظے کے مالک تھے۔آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔

علامہ امینی صاحب کو قرآن مجید اور دُعائیں پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ وہ رات کو اُٹھ کر نمازِ شب ادا کرتے اور اِس عبادت کو نماز صبح تک جاری رکھتے تھے۔آپ ہر روز نماز کے بعد بڑے غور وفکر کے ساتھ قرآن مجید کے ایک پارے کی تلاوت کرتے اور اکثر و بیشتر حرم امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کرتے تھے۔ اسی طرح بسا اوقات آپ حرم امام حسین علیہ السلام کی زیارت بھی کرتے اور اس کے لئے

پاپیادہ کربلا جاتے تھے۔ اِس بابرکت سفر کے دوران آپ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور لوگوں کی ہدایت سے لحظہ بھر کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے تھے۔

رمضان المبارک میں خواہ آپ کے کتنے ہی اہم کام ہوتے آپ انہیں روک دیتے اور روزہ داری اور عبادت کے لئے نجف میں رہتے یا کربلا چلے جاتے تھے۔ آپ اِس پاک مہینے میں پندرہ مرتبہ قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ اِن میں سے چودہ ختم قرآن کا ثواب چہاردہ معصومینؑ کو ہدیہ کرتے اور ایک ختم قرآن کا ثواب اپنے والد کو ایصال کرتے تھے۔ اپنا یہ حسن عمل انہوں نے اپنی زندگی کے آخری سال تک انجام دیا اور یہ یوں قرآن و اہلبیتؑ سے تمسک کی ایک زندہ مثال چھوڑ گئے۔

ایسے ایسے اہم اُمور میں مصروفیت انہیں حاجت مندوں کے بارے میں معاشرتی ذمہ داریاں پوری کرنے سے باز نہیں رکھتی تھیں۔ آپ کسی سائل اور محتاج کو مایوس نہیں کرتے تھے۔ آپ لوگوں کے رنج وغم میں شریک رہتے اور خود کو سختی میں ڈالتے تھے تاکہ بے کسوں

اور محتاجوں کے حالات معلوم کریں۔ پھر اِن سے جہاں تک ممکن ہوتا آپ اُن کی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

کتاب ''الغدیر'' علامہ موصوف کی آخری اور زندۂ جاوید تصنیف ہے اور درحقیقت یہی کتاب آپ کی عمر بھر کی تلاش و جستجو کا حاصل اور آپ کی علمی خدمات کا شاہکار ہے۔

اِس کتاب کی خاطر آپ نے درس و وعظ کا سلسلہ بند کردیا اور سب کچھ چھوڑ کر دن رات میں سولہ ۱۶ گھنٹے اپنے کتب خانے میں لکھنے پڑھنے اور تحقیقی کام کرنے کے لیے مخصوص کر رکھے تھے تاکہ ''الغدیر'' کو خلعتِ وجود سے مزین کردیں۔ یوں آپ نے بلند ترین انسانی قدروں کی حفاظت کی خاطر اپنی زندگی کے تقریباً ۵۰ سال قربان کر دیے۔آپ ایک طویل مدت تک نجف کے حسینیہ کتب خانے میں رات سے صبح تک مطالعے، تحقیق اور تحریر میں مشغول رہتے تھے اور دن کو اپنے کتب خانے میں بھی مسلسل مصروفِ کار رہتے تھے۔

وفات

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۰ بروز جمعہ آپ کی حالت نازک ہوگئی۔ اپنی زندگی کے اِن آخری لمحات میں آپ نے خواہش کی کہ پانی میں خاکِ شفا ملا کر اس سے آپ کا حلق تر کیا جائے۔ نیز آپ کے پاس دعائے عدیلہ پڑھی جائے جسے سن کر آپ خود بھی آہستہ آہستہ پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا کہ امام زین العابدین علیہ السلام کی کچھ دعائیں انہیں پڑھ کر سنائی جائیں۔ اسی طرح ذکر و تلاوت کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ ظہر کی اذان کا وقت آ پہنچا۔ تب علامہ نے بولنا شروع کیا اور اِن کے آخری الفاظ یہ تھے:

"اے پروردگار! مجھ پر سکراتِ موت کی کیفیت طاری ہوگئی ہے، پس میری جانب توجہ فرما اور مجھے تحمل کی وہی قوت عطا فرما جو تو اپنے صالح بندوں کو عطا کرتا ہے۔" ابھی یہ دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور آپ کی روح ملکوت اعلیٰ کی جانب پرواز کر گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اہم واقعہ

علامہ امینی کے بعض قریبی افراد سے ایک واقعہ منقول ہے جو بحث و تحقیق کے سلسلے میں ان کی بے پناہ جدوجہد کی نشاندہی کرتا ہے۔

اس کا خلاصہ یہ ہے:

ایک دن علامہ گریہ کر رہے تھے۔ اس لئے کہ ان کی ضرورت کی بعض اہم کتابیں دستیاب نہیں ہو پائی تھیں۔ علامہ کا طریقہ تھا کہ وہ مصادر و مآخذ کے لئے امیرالمومنین حضرت علیؑ سے متوسل ہوتے تھے۔ ایک دن امیرالمومنینؑ سے متوسل ہوئے اور کہا: یہ کتاب "الغدیر" آپ کی کتاب ہے۔ غدیر آپ کا ہے۔ لہٰذا آپ کو اس مقام و مرتبے کا واسطہ جو خدا کی بارگاہ میں ہے، جن کتابوں کی مجھے ضرورت ہے اسے فراہم کرنے میں مدد کریں۔ علامہ امینی کا بیان ہے: مختصر سی نیند کے بعد میں بیدار ہوا۔ احساس ہوا کہ کوئی دق الباب کر رہا ہے۔ میں نے دروازہ کھولا دیکھا کہ میرا پڑوسی "بنیا" ہے۔ اس نے کہا: میں نے ایک نیا گھر خریدا ہے جو میرے گھر سے بہت بڑا ہے۔ جب ہم گھر کے وسائل کو وہاں منتقل کر رہے تھے تو دیکھا کہ

ایک پرانے گوشے میں یہ کتاب پڑی ہے۔ میری زوجہ نے کہا: یہ کتاب آپ کے کام کی نہیں، اسے شیخ امینی کو ہدیہ کردیں۔ علامہ نے وہ کتاب دیکھی، معلوم ہوا کہ یہ وہی کتاب ہے جس کی تلاش میں وہ مہینوں سے سرگرداں تھے۔

دوسرا حیرت انگیز واقعہ

کتاب کی فراہمی کی مشکل کے سلسلے میں ایک دوسرا واقعہ بھی منقول ہے جو پہلے واقعہ سے کم حیرت انگیز نہیں ہے، خلاصہ یہ ہے کہ علامہ امینی کو زمخشری کی کتاب "ربیع الابرار" کی شدید ضرورت تھی۔ یہ کتاب طباعت سے پہلے بہت نادر و نایاب تھی اور اس کے تین ہی خطی نسخے موجود تھے۔ ایک نسخہ یمن میں موجود امام یحییٰ کے پاس تھا، دوسرا شام کے کتب خانہ ظاہریہ میں اور تیسرا نجف اشرف کے ایک آیۃ اللہ کے پاس تھا جن کے انتقال کے بعد ان کا کتب خانہ ان کے فرزند تک منتقل ہوگیا تھا۔

علامہ امینی اس عالم کے گھر پہنچے۔ علامہ نے ان کے فرزند سے صرف تین دن کے لئے اس کتاب کو عاریۃً مانگا لیکن انہوں نے

دینے سے انکار کردیا۔ علامہ نے خواہش کی کہ صرف دو دن کے لئے دے دیں لیکن انہوں نے اس سے بھی منع کردیا حتیٰ ایک دن کے لئے دینے سے منع کردیا۔ علامہ کا بیان ہے۔ میں نے ان سے کہا: صرف تین گھنٹے کے لئے عاریۃً دے دیں لیکن انہوں نے اس کی بھی ممانعت کردی۔ میں نے کہا: اس بات کی اجازت دے دیں کہ میں آپ ہی کے گھر میں آپ کے سامنے اس کتاب کا مطالعہ کروں لیکن انہوں نے یہ بھی قبول نہ کیا۔ چنانچہ میں ان سے اور کتاب کے حصول سے پوری طرح مایوس ہوگیا۔

علامہ کا بیان ہے: اس کے بعد میں مرجع عالی قدر آیۃ اللہ سید ابوالحسن اصفہانی سے ملاقات کے لئے گیا تاکہ وہ اس کتاب کے لئے میری سفارش کردیں لیکن صاحب کتاب نے پھر بھی کتاب دینے سے انکار کردیا۔ اس کے بعد میں آیۃ اللہ شیخ محمد حسین کاشف الغطا کے پاس گیا تاکہ ان کے احترام میں وہ کتاب عاریۃً مل جائے لیکن پھر بھی انہوں نے کتاب دینے سے انکار کردیا۔ اس کے بعد تو میں کتاب سے بالکل مایوس ہوگیا۔ امیرالمومنینؑ کے حرم مطہر گیا اور اس

سارے واقعہ کی شکایت کی۔ اس کے بعد پریشان حال اپنے گھر پہنچا۔
اس پریشان حالی میں میری نیند بھی اڑ گئی تھی۔ تھوڑی دیر سویا تھا کہ
خواب میں امام کو دیکھا۔ کتاب کے سلسلے میں جو رنج وغم اٹھائے تھے
اس کی شکایت کی۔ امام نے جواب دیا: جواب سوالك عند ولدی
الحسین تمہارے سوال کا جواب میرے فرزند حسینؑ کے پاس ہے۔
میں فوراً ہی بیدار ہوا، وضو کیا اور طلوع فجر کے وقت سید الشہداء
امام حسینؑ کے حرم کی زیارت کی غرض سے کربلا کے لئے روانہ ہوگیا۔
نماز صبح اور زیارت پڑھنے کے بعد میں نے امام حسینؑ سے ان
پریشانیوں کی شکایت کی جو کتاب کے حصول کے سلسلے میں اٹھائی
تھیں۔ پھر وہاں سے حضرت عباسؑ کے حرم کی زیارت کے لئے نکلا۔
زیارت کے بعد ان کے اور ان کے عظیم بھائی کے حق کا واسطہ دے
کر خدا سے دعا کی اور ایک صحن میں بیٹھ کر سوچ رہا تھا کہ اچانک
شیخ محسن ابو الحب جو اس وقت کربلا کے برجستہ خطیب تھے، میری
طرف آئے اور احوال پرسی کے بعد گھر میں آکر آرام اور ناشتہ کرنے
کی دعوت دی۔ میں نے ان کی دعوت قبول کر لی۔ وہ گرمی کا زمانہ تھا۔

میں ان کے گھر کے پائیں باغ میں بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد ان سے کہا: آپ کا کتب خانہ کہاں ہے۔ مجھے کتب خانے تک رہنمائی کریں۔ دیکھا کہ ان کے کتب خانے میں بہت زیادہ اور نفیس کتابیں موجود تھیں۔ میں ان کی کتابیں دکھتا رہا اچانک مطلوبہ کتاب "ربیع الابرار" دستیاب ہوئی۔ کتاب اٹھائی اور مطالعہ کے بعد معلوم ہوا کہ بالکل وہی کتاب ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ میں بلند آواز سے رونے لگا۔ شیخ ابو الحب حیران و پریشان میرے پاس آئے اور رونے کی وجہ پوچھی۔ میں نے پورا واقعہ ان کے گوش گذار کیا۔ پورا واقعہ سننے اور یہ بات کہ امیرالمومنینؑ نے یہاں تک آنے کی رہنمائی فرمائی ہے، سننے کے بعد شیخ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ مجھ سے کہا: یہ خطی نسخہ کمیاب ہے۔ قاسم محمد رجب اس کتاب کی خرید وطباعت کے لئے مجھے ایک ہزار دینار دینا چاہتے تھے لیکن میں نے ان کی فرمائش رد کردی۔ پھر شیخ نے اپنا قلم نکال کر اس کتاب پر علامہ امینی کے لئے ھدیہ لکھ دیا اور کہا: یہ دو ائمہ امام علی اور امام حسینؑ (علیہما السلام) کا جواب ہے۔

خطبۂ غدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو اپنی یکتائی میں بلند اور اپنی انفرادی شان کے باوجود قریب ہے۔ وہ سلطنت کے اعتبار سے جلیل اور ارکان کے اعتبار سے عظیم ہے۔ وہ اپنی منزل پر رہ کر بھی اپنے علم سے ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اپنی قدرت اور اپنے برہان کی بنا پر تمام مخلوقات کو قبضے میں رکھے ہوئے ہے۔ ہمیشہ سے بزرگ ہے اور ہمیشہ قابل حمد رہے گا۔ بلندیوں کا پیدا کرنے والا، فرش زمین کا بچھانے والا، آسمان و زمین پر اختیار رکھنے والا، بے نیاز، پاکیزہ صفات، ملائکہ اور روح کا پروردگار، تمام مخلوقات پر فضل و کرم کرنے والا اور تمام ایجادات پر مہربانی کرنے والا ہے۔ وہ ہر آنکھ کو دیکھتا ہے اگرچہ کوئی آنکھ اسے نہیں دیکھتی، وہ صاحب حلم و کرم ہے،

اس کی رحمت ہر شے کے لیے وسیع اور اس کی نعمت کا احسان ہر شے پر قائم ہے۔ انتقام میں جلدی نہیں کرتا اور مستحقین عذاب کو عذاب دینے میں عجلت سے کام نہیں لیتا، مخفی امور کو جانتا ہے اور چیزوں سے باخبر ہے، پوشیدہ چیزیں اس پر مخفی نہیں رہتیں اور مخفی امور اس پر مشتبہ نہیں ہوتے، وہ ہر شے پر محیط اور ہر چیز پر غالب ہے، اس کی قوت ہر شے میں اور اس کی قدرت ہر چیز پر ہے، وہ بے مثل ہے اور شے کو شے بنانے والا ہے، ہمیشہ رہنے والا، انصاف کرنے والا ہے، اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، وہ عزیز و حکیم ہے، نگاہوں کی رسائی سے بالاتر ہے اور ہر نگاہ کو اپنی نظر میں رکھتا ہے کہ وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی۔ کوئی شخص اس کے وصف کو پا نہیں سکتا اور کوئی اس کے ظاہر و باطن کا ادراک نہیں کر سکتا مگر اتنا ہی جتنا اس نے خود بتایا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایسا خدا ہے جس کی پاکیزگی زمانے پر محیط اور جس کا نور ابدی ہے۔ اس کا حکم نافذ ہے۔ نہ اس کا کوئی مشیر ہے نہ وزیر۔ نہ کوئی اس کا شریک ہے اور نہ اس کی تدبیر میں کوئی فرق ہے، جو کچھ بنایا وہ بغیر کسی نمونے کے بنایا اور جسے بھی خلق کیا بغیر کسی

کی اعانت یا فکر و نظر کی زحمت کے بنایا۔ جسے بنایا وہ بن گیا اور جسے خلق کیا وہ خلق ہوگیا۔ وہ خدا ہے لا شریک ہے جس کی صفت محکم اور جس کا سلوک بہترین ہے۔

وہ ایسا عادل ہے جو ظلم نہیں کرتا اور ایسا بزرگ و برتر ہے کہ ہر شے اس کی قدرت کے سامنے متواضع اور ہر چیز اس کی ہیبت کے سامنے خاضع ہے۔ وہ تمام ملکوں کا مالک، تمام آسمانوں کا خالق، شمس وقمر پر اختیار رکھنے والا، ہر ایک کو ایک معین مدت کے لیے چلانے والا، دن کو رات اور رات کو دن پر حاوی کرنے والا، ظالموں کی کمر توڑنے والا، شیطانوں کو ہلاک کرنے والا ہے۔ نہ اس کی کوئی ضد ہے نہ مثل۔ وہ یکتا ہے بے نیاز ہے، نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ بیٹا، نہ ہمسر۔ وہ خدائے واحد اور رب مجید ہے، جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے پورا کر دیتا ہے۔ جاننے والا، خیر کا احصاء کرنے والا، موت و حیات کا مالک، فقر و غنا کا صاحب اختیار، ہنسانے والا، رلانے والا، قریب کرنے والا، دور ہٹا دینے والا، عطا کرنے والا، روک لینے والا ہے۔ ملک اسی کے اختیار میں ہے اور حمد اسی کے لیے

زیبا ہے اور اسی کے قبضے میں ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ رات کو
دن اور دن کو رات میں داخل کردیتا ہے۔ اس عزیز و غفار کے علاوہ
کوئی خدا نہیں ہے، وہ دعاؤں کا قبول کرنے والا، عطاؤں کو بکثرت
دینے والا، سانسوں کا شمار کرنے والا اور انسان و جنات کا پروردگار
ہے، اس کے لیے کوئی شے مشتبہ نہیں ہے۔ وہ فریادیوں کی فریاد سے
پریشان نہیں ہوتا ہے اور اسے گڑگڑانے والوں کا اصرار خستہ حال نہیں
کرتا ہے، نیک کرداروں کا بچانے والا، طالبانِ فلاح کو توفیق دینے
والا اور عالمین کا مولا و حاکم ہے۔ اس کا حق ہر مخلوق پر ہے کہ راحت
و تکلیف اور نرم و گرم میں اس کی حمد و ثنا کرے اور اس کی نعمتوں کا
شکریہ ادا کرے۔ میں اس پر اور اس کے ملائکہ، اس کے رسولوں اور
ان کی کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں، اس کے حکم کو سنتا ہوں اور اطاعت
کرتا ہوں، اس کی مرضی کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اس کے فیصلے
کے سامنے سراپا تسلیم ہوں اس لیے کہ اس کی اطاعت میرا فرض ہے
اور اس کے عتاب کے خوف کی بنا پر کہ نہ کوئی اس کی تدبیر سے بچ
سکتا ہے اور نہ کسی کو اس کے ظلم کا خطرہ ہے۔ میں اپنے لیے بندگی اور

اس کے لیے ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں اور اس کے پیغام وحی کو پہنچانا چاہتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوتاہی کی شکل میں وہ عذاب نازل ہو جائے جس کا دفع کرنے والا کوئی نہ ہو — اس خدائے وحدہٗ لاشریک نے مجھے بتایا کہ اگر میں نے اس پیغام کو نہ پہنچایا تو اس کی رسالت کی تبلیغ نہیں کی اور اس نے میرے لیے حفاظت کی ضمانت لی ہے۔ اس خدائے کریم نے یہ حکم دیا ہے کہ اے رسولؐ! جو حکم تمہاری طرف (علیؑ کے بارے میں) نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو رسالت کی تبلیغ نہیں کی اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ (سورۂ مائدہ: آیت ۶۷)

ایھا الناس! میں نے حکم کی تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور میں اس آیت کا سبب واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جبریلؑ بار بار میرے پاس یہ حکم پروردگار لے کر نازل ہوئے کہ میں اسی مقام پر ٹھہر کر ہر سفید و سیاہ کو یہ اطلاع دے دوں کہ علی بن ابی طالبؑ میرے بھائی، وصی، جانشین اور میرے بعد امام ہیں۔ ان کی منزل میرے لیے ویسی ہی ہے جیسے موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ کی تھی۔ فرق صرف یہ ہے کہ میرے

بعد کوئی نبی نہ ہوگا، وہ اللہ و رسولؐ کے بعد تمہارے حاکم ہیں اور اس کا اعلان خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (سورۂ مائدہ: آیت ۵۵)

علی بن ابی طالبؑ نے نماز قائم کی ہے اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دی ہے، وہ ہر حال میں رضا الٰہی کے طلبگار ہیں۔ میں نے جبریلؑ کے ذریعہ یہ گذارش کی کہ اس وقت تمہارے سامنے اس پیغام کو پہنچانے سے معذور رکھا جائے اس لئے کہ متقین کی قلت ہے اور منافقین کی کثرت، فساد کرنے والے، بدعمل اور اسلام کا مذاق اڑانے والے منافقین کی مکاری کا بھی خطرہ ہے، جن کے بارے میں خدا نے صاف کہہ دیا ہے کہ" یہ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے اور یہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ پیش پروردگار یہ بہت بڑی بات ہے۔" ان لوگوں نے بارہا مجھے اذیت پہنچائی ہے یہاں تک کہ مجھے" کاہن" کہنے لگے ہیں — اور ان کا خیال تھا کہ میں ایسا ہی ہوں اسی لئے خدا نے آیت نازل کی کہ" کچھ لوگ ایسے

بھی ہیں جو نبی کو اذیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو فقط کاہن ہیں ، تو پیغمبر کہہ دیجئے کہ اگر ایسا ہے تو تمہارے حق میں یہی خیر ہے ، ورنہ میں چاہوں تو ایک ایک کا نام بھی بتا سکتا ہوں اور اس کی طرف اشارہ بھی کر سکتا ہوں اور لوگوں کے لئے نشاندہی بھی کر سکتا ہوں لیکن میں ان معاملات میں کرم اور بزرگی سے کام لیتا ہوں لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مرضیٔ خدا یہی ہے کہ میں اس حکم کی تبلیغ کردوں۔ لہٰذا لوگو! ہوشیار رہو کہ اللہ نے علیؑ کو تمہارا ولی اور امام بنا دیا ہے اور ان کی اطاعت کو تمام مہاجرین ، انصار اور ان کے تابعین اور ہر شہری ، دیہاتی ، عجمی ، عربی ، آزاد ، غلام ، صغیر ، کبیر ، سیاہ ، سفید پر واجب کردیا ہے۔ ہر توحید پرست کے لیے ان کا حکم جاری ، ان کا امر نافذ اور ان کا قول قابلِ اطاعت ہے ، ان کا مخالف ملعون اور ان کا پیرو مستحق رحمت ہے۔ جو ان کی تصدیق کرے گا اور ان کی بات سن کر اطاعت کرے گا اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

ایھا الناس! یہ اس مقام پر میرا آخری قیام ہے لہٰذا میری بات سنو اور اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کے حکم کو تسلیم کرو۔ اللہ

تمہارا رب ، ولی اور پروردگار ہے اور اس کے بعد اس کا رسول محمدؐ تمہارا حاکم ہے جو آج تم سے خطاب کر رہا ہے۔ اس کے بعد علیؑ تمہارا ولی اور بحکم خدا تمہارا امام ہے۔ اس کے بعد امامت میری ذریت اور اس کی اولاد میں تا روز قیامت باقی رہے گی۔

حلال وہی ہے جس کو اللہ نے حلال کیا ہے اور حرام وہی ہے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہ سب اللہ نے مجھے بتایا تھا اور میں نے سارے علم کو علیؑ کے حوالے کر دیا۔

ایھا الناس! کوئی علم ایسا نہیں ہے جو اللہ نے مجھے عطا نہ کیا ہو اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا تھا سب میں نے علیؑ کے حوالے کر دیا۔ یہ امام المتقین بھی ہے اور امام المبین بھی ہے۔

ایھا الناس! علیؑ سے بھٹک نہ جانا ، ان سے بیزار نہ ہو جانا اور ان کی ولایت کا انکار نہ کر دینا کہ وہی حق کی طرف ہدایت کرنے والے، حق پر عمل کرنے والے، باطل کو فنا کر دینے والے اور اس سے روکنے والے ہیں ، انہیں اس راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں ہوتی۔ وہ سب سے پہلے اللہ و رسولؐ پر ایمان

لائے اور اپنے جی جان سے رسولؐ پر قربان تھے۔ ہمیشہ خدا کے رسولؐ کے ساتھ رہے جبکہ رسولؐ کے علاوہ کوئی عبادت خدا کرنے والا نہ تھا۔ ایھا الناس! انہیں افضل قرار دو کہ انہیں اللہ نے فضیلت دی ہے اور انہیں قبول کرو کہ انہیں اللہ نے امام بنایا ہے۔ ایھا الناس! وہ اللہ کی طرف سے امام ہیں اور جو ان کی ولایت کا انکار کرے گا نہ اس کی توبہ قبول ہوگی اور نہ اس کی بخشش کا کوئی امکان ہے بلکہ اللہ کا حق ہے کہ وہ اس امر پر مخالفت کرنے والے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بدترین عذاب نازل کردے۔ لہٰذا تم ان کی مخالفت سے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہنم میں داخل ہو جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جس کو کفار کے لیے مہیا کیا گیا ہے۔

ایھا الناس! خدا گواہ ہے کہ سابق کے تمام انبیاء و مرسلین کو میری بشارت دی گئی ہے اور میں خاتم الانبیاء والمرسلین اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کے لیے حجت پروردگار ہوں۔ جو اس بات میں شک کرے گا وہ گذشتہ جاہلیت جیسا کافر ہو جائے گا اور جس نے میری کسی ایک بات میں بھی شک کیا اس نے گویا تمام باتوں کو مشکوک

قرار دیا اور اس کا انجام جہنم ہے۔

ایھا الناس! اللہ نے جو مجھے یہ فضیلت عطا کی ہے یہ اس کا کرم اور احسان ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ ہمیشہ تا ابد اور ہر حال میں میری حمد کا حق دار ہے۔

ایھا الناس! علیؑ کی فضیلت کا اقرار کرو کہ وہ میرے بعد ہر مرد و زن سے افضل و برتر ہے۔ اللہ نے ہمارے ہی ذریعہ رزق کو نازل کیا ہے اور مخلوقات کو باقی رکھا ہے۔ جو میری اس بات کو رد کردے وہ ملعون ہے، ملعون ہے اور مغضوب ہے، مغضوب ہے۔ جبریلؑ نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ پروردگار کا ارشاد ہے جو علیؑ سے دشمنی کرے گا اور انہیں اپنا حاکم تسلیم نہ کرے گا اس پر میری لعنت اور میرا غضب ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے کل کے لیے کیا مہیا کیا ہے۔ اس کی مخالفت کرتے وقت اللہ سے ڈرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قدم راہ حق سے پھسل جائیں اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

ایھا الناس! علیؑ وہ جَنبُ اللہ ہے جس کے بارے میں قرآن میں یہ کہا گیا ہے کہ ظالمین افسوس کریں گے کہ انہوں نے

جب اللہ کے بارے میں کوتاہی کی ہے۔

ایھا الناس! قرآن میں فکر کرو، اس کی آیات کو سمجھو، محکمات کو نگاہ میں رکھو اور متشابہات کے پیچھے نہ پڑو۔ خدا کی قسم قرآن مجید کے احکام اور اس کی تفسیر کو اس کے علاوہ کوئی واضح نہ کر سکے گا۔ جس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اور جس کا بازو تھام کر میں نے بلند کیا ہے اور جس کے بارے میں یہ بتا رہا ہوں کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ یہ علی بن ابی طالبؑ میرا بھائی بھی ہے اور وصی بھی۔ اس کی محبت کا حکم اللہ کی طرف سے ہے جو مجھ پر نازل ہوا ہے۔

ایھا الناس! علیؑ اور میری اولاد طیبین ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے۔ ان میں ہر ایک دوسرے کی خبر دیتا ہے اور اس سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہوں۔ یہ میری اولاد مخلوقات میں احکام خدا کے امین اور زمین میں ملک خدا کے حکام ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ میں نے تبلیغ کر دی، میں نے پیغام کو پہنچا دیا۔ میں نے بات سنا دی۔ میں نے حق کو واضح کر دیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو

اللہ نے کہا وہ میں نے دہرا دیا۔ پھر آگاہ ہوجاؤ کہ امیرالمومنین میرے اس بھائی کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور اس کے علاوہ یہ منصب کسی کے لیے سزاوار نہیں ہے۔

(اس کے بعد علیؑ کو اپنے ہاتھوں پر اتنا بلند کیا کہ ان کے قدم رسولؐ کے گھٹنوں کے برابر ہوگئے اور فرمایا:)

ایھا الناس! یہ علیؑ میرا بھائی اور وصی اور میرے علم کا مخزن اور امت پر میرا خلیفہ ہے۔ یہ خدا کی طرف دعوت دینے والا، اس کی مرضی کے مطابق عمل کرنے والا، اس کے دشمنوں سے جہاد کرنے والا، اس کی اطاعت پر ساتھ دینے والا، اس کی معصیت سے روکنے والا، اس کے رسولؐ کا جانشین اور مومنین کا امیر، امام اور ہادی ہے اور بیعت شکن، ظالم اور خارجی افراد سے جہاد کرنے والا ہے۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ حکم خدا سے کہہ رہا ہوں میری کوئی بات بدل نہیں سکتی ہے۔ خدایا علیؑ کے دوست کو دوست رکھنا اور علیؑ کے دشمن کو دشمن قرار دینا، ان کے منکر پر لعنت کرنا اور ان کے حق کا انکار کرنے والے پر غضب نازل کرنا۔ پروردگار! تونے یہ وحی کی تھی کہ امامت علیؑ کے

لیے ہے اور تیرے حکم سے میں نے انہیں مقرر کیا ہے جس کے بعد تو نے دین کو کامل کر دیا، نعمت کو تمام کر دیا اور اسلام کو پسندیدہ قرار دے دیا اور یہ اعلان کر دیا کہ جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا وہ دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں خسارے والوں میں ہوگا — پروردگار! میں تجھے گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کر دی۔

ایھا الناس! اللہ نے دین کی تکمیل علیؑ کی امامت سے کی ہے۔ لہٰذا جو علیؑ اور ان کے صلب سے آنے والی میری اولاد کی امامت کا اقرار نہ کرے گا اس کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ ایسے لوگوں کے عذاب میں کوئی تخفیف نہ ہوگی اور نہ ان پر نگاہ رحمت کی جائے گی۔

ایھا الناس! یہ علیؑ ہے تم میں سب سے زیادہ میری مدد کرنے والا، مجھ سے قریب تر اور میری نگاہ میں عزیز تر ہے۔ اللہ اور میں دونوں اس سے راضی ہیں۔ قرآن مجید میں جو بھی رضا کی آیت ہے وہ اسی کے بارے میں ہے اور جہاں بھی یَاۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہا

گیا ہے اس کا پہلا مخاطب یہی ہے۔ ہر آیت مدح اسی کے بارے میں ہے۔ ھَلْ اَتٰی میں جنت کی شہادت اسی کے حق میں دی گئی ہے اور یہ سورہ اس کے علاوہ کسی غیر کی مدح میں نہیں نازل ہوا ہے۔

ایھا الناس! یہ دین خدا کا مددگار، رسول خدا سے دفاع کرنے والا، متقی، پاکیزہ صفت، ہادی اور مہدی ہے۔ تمہارا نبی بہترین نبی اور اس کا وصی بہترین وصی ہے اور اس کی اولاد بہترین اوصیاء ہیں۔

ایھا الناس! ہر نبی کی ذریت اس کے صلب سے ہوتی ہے اور میری ذریت علیؑ کی صلب سے ہے۔

ایھا الناس! ابلیس، آدمؑ کے مسئلے میں حسد کا شکار ہوا۔ لہٰذا خبردار! تم علیؑ سے حسد نہ کرنا کہ تمہارے اعمال برباد ہوجائیں اور تمہارے قدموں میں لغزش پیدا ہوجائے۔ آدم صفی اللہ ہونے کے باوجود ایک ترک اولیٰ پر زمین میں بھیج دیئے گئے تو تم کیا ہو اور تمہاری کیا حقیقت ہے۔ تم میں تو دشمنان خدا بھی پائے جاتے ہیں۔ یاد رکھو علیؑ کا دشمن صرف شقی ہوگا اور علیؑ کا دوست صرف تقی ہوگا۔ اس پر ایمان رکھنے والا صرف مومن مخلص ہی ہوسکتا ہے اور انہیں کے بارے

میں سورۂ عصر نازل ہوا ہے۔

ایھا الناس! میں نے خدا کو گواہ بنا کر اپنے پیغام کو پہنچا دیا اور رسول کی ذمے داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

ایھا الناس! اللہ سے ڈرو، جو ڈرنے کا حق ہے اور خبردار! اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گذار نہ ہو جاؤ۔

ایھا الناس! اللہ، اس کے رسولؐ اور اس نور پر ایمان لاؤ جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے قبل اس کے کہ خدا اچھے چہروں کو بگاڑ دے اور انھیں پشت کی طرف پھیر دے۔

ایھا الناس! نور کی پہلی منزل میں ہوں۔ میرے بعد علیؑ اور ان کے بعد ان کی نسل ہے اور یہ سلسلہ اس مہدی قائم تک برقرار رہے گا جو اللہ کا حق اور ہمارا حق حاصل کرے گا! اس لئے کہ اللہ نے ہم کو تمام مقصرین، معاندین، مخالفین، خائنین، آثمین اور ظالمین کے مقابلے میں اپنی حجت قرار دیا ہے۔

ایھا الناس! میں تمھیں باخبر کرنا چاہتا ہوں کہ میں تمھارے لئے اللہ کا نمائندہ ہوں جس سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔

تو کیا میں مر جاؤں یا قتل ہو جاؤں تو تم اپنے پرانے دین پر پلٹ جاؤ گے ؟ تو یاد رکھو جو پلٹ جائے گا وہ اللہ کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جزا دینے والا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ علیؑ کے صبر و شکر کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے بعد میری اولاد کو صابر و شاکر قرار دیا گیا ہے جو ان کے صلب سے ہے۔

ایھا الناس! اللہ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو کہ وہ تم سے ناراض ہو جائے اور تم پر اس کی طرف سے عذاب نازل ہو جائے کہ وہ مسلسل تم کو نگاہ میں رکھے ہوئے ہے۔

ایھا الناس! عنقریب میرے بعد ایسے رہنما پیدا ہوں گے جو جہنم کی دعوت دیں گے اور روز قیامت کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا۔ اللہ اور میں دونوں ان لوگوں سے بری اور بیزار ہیں۔

ایھا الناس! یہ لوگ اور ان کے اتباع و انصار سب جہنم کے پست ترین درجے میں ہوں گے اور یہ متکبر لوگوں کا بدترین ٹھکانا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اصحاب صحیفہ ہیں۔ لہٰذا ان کے صحیفہ پر تمہیں نگاہ رکھنی چاہئے۔ لوگوں کی قلیل جماعت کے علاوہ سب صحیفہ کی بات

بھول چکے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں امامت کو امانت اور قیامت تک کے لئے اپنی اولاد میں وراثت قرار دے کر جا رہا ہوں اور مجھے جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا میں نے اس کی تبلیغ کر دی ہے تا کہ ہر حاضر و غائب، موجود و غیر موجود، مولود و غیر مولود سب پر حجت تمام ہو جائے۔ اب حاضر کا فریضہ ہے کہ یہ پیغام غائب تک پہنچائے اور ہر باپ کا فریضہ ہے کہ قیامت تک اس پیغام کو اپنی اولاد کے حوالے کرتا رہے اور عنقریب لوگ اس کو غصبی ملکیت بنا لیں گے۔ خدا غاصبین پر لعنت کرے۔ قیامت مین تمام حقیقتیں کھل کر سامنے آجائیں گی اور آگ کے شعلے برسائے جائیں گے جب کوئی کسی کی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔

ایھا الناس! اللہ تم کو انھیں حالات میں نہ چھوڑے گا جب تک خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کر دے اور اللہ تم کو غیب پر باخبر کرنے والا نہیں ہے۔

ایھا الناس! کوئی قریہ ایسا نہیں ہے جسے اللہ اس کی تکذیب کی بنا پر ہلاک نہ کر دے وہ اسی طرح ظالم بستیوں کو ہلاک کرتا رہا ہے علیؑ تمہارے امام اور حاکم ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ

صادق الوعد ہے۔

ایھا الناس! تم سے پہلے بہت سے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور اللہ ہی نے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور وہی بعد کے ظالموں کو ہلاک کرنے والا ہے۔

ایھا الناس! اللہ نے امر و نہی کی مجھے ہدایت کی ہے اور میں نے اسے علیؑ کے حوالے کردیا ہے۔ وہ امر و نہی الٰہی سے باخبر ہیں۔ ان کے امر کی اطاعت کرو تاکہ سلامتی پاؤ، ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔ ان کے روکنے پر رک جاؤ تاکہ راہ راست پر آجاؤ۔ ان کی مرضی پر چلو اور مختلف راستوں پر منتشر نہ ہوجاؤ۔ میں وہ صراط مستقیم ہوں جس کے اتباع کا خدا نے حکم دیا ہے۔ پھر میرے بعد علیؑ ہیں اور ان کے بعد میری اولاد جو اُن کے صلب سے ہے۔ یہ سب وہ امام ہیں جو حق کے ساتھ ہدایت کرتے ہیں اور حق کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۂ حمد کی تلاوت کرنے کے بعد آپ نے فرمایا) یہ سورہ میرے اور میری اولاد کے بارے میں نازل ہوا ہے، اس میں اولاد کے لیے عمومیت بھی ہے

اور اولاد کے ساتھ خصوصیت بھی ہے۔ یہی میری اولاد وہ اولاد ہیں جن کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی حزن ! یہ حزب اللہ ہیں جو ہمیشہ غالب رہنے والے ہیں۔ آگاہ ہوجاؤ کہ دشمنانِ علیؑ ہی اہلِ تفرقہ، اہلِ تعدی اور برادران شیطان ہیں جن میں ایک دوسرے کی طرف مہمل باتوں کے خفیہ اشارے کرتا رہتا ہے۔ آگاؤ ہوجاؤ کہ ان کے دوست ہی مومنین برحق ہیں جن کا ذکر پروردگار نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ ”تم کسی ایسی قوم کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو نہ دیکھو گے کہ وہ اللہ اور رسول کے دشمنوں سے محبت رکھیں ...“ آگاہ ہوجاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ افراد ہیں جن کی توصیف پروردگار نے اس انداز سے کی ہے۔ ”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انھیں کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔“ ”آگاہ ہوجاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جو جنت میں امن وسکون کے ساتھ داخل ہوں گے اور ملائکہ سلام کے ساتھ یہ کہہ کے ان کا استقبال کریں گے کہ تم طیب و طاہر ہو، لہذا جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہوجاؤ۔“

آگاہ ہوجاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے کہ "یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔"

آگاہ ہوجاؤ کہ ان کے دشمن ہی وہ ہیں جو جہنم میں تپائے جائیں گے اور جہنم کی آواز اس عالم میں سنیں گے کہ اس کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے اور ہر داخل ہونے والا گروہ دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا۔

آگاہ ہوجاؤ کہ ان کے دشمن ہی وہ ہیں جن کے بارے میں پروردگار کا فرمان ہے کہ جب کوئی گروہ داخل جہنم ہوگا تو جہنم کے خازن سوال کریں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟

آگاہ ہوجاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جو اللہ سے ازغیب ڈرتے ہیں اور انھیں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

ایہا الناس! دیکھو جنت و جہنم میں کتنا بڑا فاصلہ ہے۔ ہمارا دشمن وہ ہے جس کی اللہ نے مذمت کی ہے، اس پر لعنت کی ہے اور ہمارا دوست وہ ہے جس کو اللہ دوست رکھتا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔

ایہا الناس! آگاہ ہوجاؤ کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ

ہادی ہیں۔ ایہا الناس! میں نبی ہوں اور علیؑ میرے وصی ہیں۔ یاد رکھو کہ آخری امام ہمارا ہی قائم مہدیؑ ہے، وہی ادیان پر غالب آنے والا اور ظالموں سے انتقام لینے والا ہے، وہی قلعوں کا فتح کرنے والا اور ان کا منہدم کرنے والا ہے۔ وہی مشرکین کے ہر گروہ کا قاتل اور اولیاء اللہ کے ہر خون کا انتقام لینے والا ہے، وہی دین خدا کا مددگار اور ولایت کے عمیق سمندر سے سیراب کرنے والا ہے۔ وہی ہر صاحب فضل پر اس کے فضل اور ہر جاہل پر اس کی جہالت کا نشان لگانے والا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ وہی اللہ کا منتخب اور پسندیدہ ہے۔ وہی ہر علم کا وارث اور اس پر احاطہ رکھنے والا ہے۔ وہی پروردگار کی طرف سے خبر دینے والا اور امر ایمان کی تنبیہ کرنے والا ہے، وہی رشید اور صراط مستقیم پر چلنے والا ہے، اسی کو اللہ نے اپنا قانون سپرد کیا ہے اور اسی کی بشارت دور سابق میں دی گئی ہے، وہی حجت باقی ہے اور اس کے بعد کوئی حجت نہیں ہے۔ ہر حق اس کے ساتھ ہے اور ہر نور اس کے پاس ہے۔ اس پر غالب آنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہ زمین پر خدا کا حاکم، مخلوقات

میں اس کی طرف سے حکم اور خفیہ اور علانیہ ہر مسئلے میں اس کا امین ہے۔

ایھا الناس! میں نے سب بیان کر دیا اور سمجھا دیا، اب میرے بعد یہ علیؑ تمہیں سمجھائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں تمہیں خطبے کے اختتام پر اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ پہلے میرے ہاتھ پر ان کی بیعت کا اقرار کرو، اس کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ میں نے اللہ کے ہاتھ اپنا نفس بیچا ہے اور علیؑ نے میری بیعت کی ہے اور میں تم سے علیؑ کی بیعت لے رہا ہوں — جو اس بیعت کو توڑے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

ایھا الناس! یہ حج اور عمرہ اور یہ صفا و مروہ سب شعائر اللہ ہیں، لہٰذا حج اور عمرہ کرنے والے کا فرض ہے کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔

ایھا الناس! خانۂ خدا کا حج کرو، جو لوگ یہاں آجاتے ہیں وہ بے نیاز ہو جاتے ہیں اور جو اس سے الگ ہو جاتے ہیں وہ محتاج ہو جاتے ہیں۔

ایھا الناس! کوئی مومن کسی موقف میں وقوف نہیں کرتا مگر

یہ کہ خدا اس وقت تک کے گناہ معاف کردیتا ہے۔ لہٰذا حج کے بعد اسے از سر نو نیک اعمال کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے۔

ایہا الناس! حجاج خدا کی طرف سے محل امداد ہیں اور ان کے اخراجات کا اس کی طرف سے معاوضہ دیا جاتا ہے اور اللہ کسی کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے۔

ایہا الناس! پورے دین اور معرفت احکام کے ساتھ حج بیت اللہ کرو اور جب وہاں سے واپس ہو تو مکمل توبہ اور ترک گناہ کے ساتھ۔

ایہا الناس! نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو جس طرح کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اگر وقت زیادہ گذر گیا ہے اور تم نے کوتاہی و نسیان سے کام لیا ہے تو علیؑ تمہارے ولی اور تمہارے لئے وہ احکام کے بیان کرنے والے ہیں جن کو اللہ نے میرے بعد معین کیا ہے اور میرا جانشین بنایا ہے۔ وہ تمہارے ہر سوال کا جواب دیں گے اور جو کچھ تم نہیں جانتے ہو سب بیان کردیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ حلال و حرام اتنے زیادہ ہیں کہ سب کا احصاء اور بیان ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا میں تمام حلال و حرام کی امر و نہی اس مقام پر یہ کہہ کر بیان کئے دیتا

ہوں کہ میں تم سے علیؑ کی بیعت لے لوں اور تم سے یہ عہد لے لوں کہ جو پیغام علیؑ اور ان کے بعد کے ائمہ کے بارے میں خدا کی طرف سے لایا ہوں، تم ان سب کا اقرار کر لو۔

”کہ یہ سب مجھ سے ہیں اور ان میں ایک امت قیام کرنے والی ہے جن میں سے مہدیؑ بھی ہے جو قیامت تک حق کے ساتھ فیصلہ کرتا رہے گا۔“

ایہا الناس! میں نے جس جس حلال کی رہنمائی کی ہے اور جس جس حرام سے روکا ہے کسی سے نہ رجوع کیا ہے اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کی ہے۔ لہٰذا تم اسے یاد رکھو اور محفوظ کر لو، ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو اور کسی طرح کی تبدیلی نہ کرنا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں پھر دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، نیکیوں کا حکم دو، برائیوں سے روکو اور یہ یاد رکھو کہ امر بالمعروف کی اصل یہ ہے کہ میری بات کی تہہ تک پہنچ جاؤ اور جو لوگ نہیں ہیں ان تک پہنچاؤ اور اس کے قبول کرنے کا حکم دو اور اس کی مخالفت سے منع کرو۔ اس لئے کہ یہی اللہ کا حکم ہے اور یہی میرا حکم بھی ہے اور امام معصوم کو چھوڑ کر

نہ کوئی واقعی امر بالمعروف ہو سکتا ہے اور نہ نہی عن المنکر۔

ایھا الناس! قرآن نے بھی تمھیں سمجھایا ہے کہ علیؑ کے بعد امام ان کی اولاد ہے اور میں نے بھی سمجھایا ہے یہ سب میرے اور علیؑ کے اجزاء ہیں جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ اللہ نے انہیں اولاد میں کلمہ باقیہ قرار دے دیا ہے اور میں نے بھی کہا کہ جب تک تم قرآن اور عترت سے متمسک رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔

ایھا الناس! تقویٰ اختیار کرو تقویٰ۔ قیامت سے ڈرو کہ اس کا زلزلہ بڑی عظیم شے ہے۔ موت، حساب، میزان، اللہ کی بارگاہ کا محاسبہ، ثواب اور عذاب سب کو یاد کرو کہ وہاں نیکیوں پر ثواب ملتا ہے اور برائی کرنے والے کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

ایھا الناس! تم اتنے زیادہ ہو کہ ایک ایک میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیعت نہیں کر سکتے ہو۔ لہٰذا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھاری زبان سے علیؑ کے امیرالمومنین ہونے اور ان کے بعد کے ائمہ جو ان کے صلب سے میری ذریت ہیں سب کی امامت کا اقرار لے لوں لہٰذا تم سب مل کر کہو ہم سب آپ کی بات کے سننے والے،

اطاعت کرنے والے ، راضی رہنے والے اور علیؑ اور اولاد علیؑ کے بارے میں جو پروردگار کا پیغام پہنچایا ہے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ ہم اس بات پر اپنے دل ، اپنی روح ، اپنی زبان اور اپنے ہاتھوں سے بیعت کر رہے ہیں ، اسی پر زندہ رہیں گے ، اسی پر مریں گے اور اسی پر دوبارہ اٹھیں گے۔ نہ کوئی تغیر و تبدیلی کریں گے اور نہ کسی شک و ریب میں مبتلا ہوں گے ، نہ عہد سے پلٹیں گے نہ میثاق کو توڑیں گے۔ اللہ کی اطاعت کریں گے۔ آپ کی اطاعت کریں گے اور علیؑ امیر المومنین اور ان کی اولاد ائمہؑ جو آپ کی ذریت میں ہیں ان کی اطاعت کریں گے۔ جن میں سے حسنؑ و حسینؑ کی منزلت کو اور ان کے مرتبے کو اپنی اور خدا کی بارگاہ میں تمہیں دکھلا دیا ہے اور یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ یہ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں اور اپنے باپ علیؑ کے بعد امام ہیں اور میں علیؑ سے پہلے ان دونوں کا باپ ہوں۔ اب تم لوگ یہ کہو کہ ہم نے اس بات پر اللہ کی اطاعت کی ، آپ کی اطاعت کی اور علیؑ ، حسنؑ ، حسینؑ اور ائمہؑ جن کا آپ نے ذکر کیا ہے اور جن کے بارے میں ہم سے عہد لیا ہے سب کی دل و

جان سے اور دست و زبان سے بیعت کی ہے۔ ہم اس کا کوئی بدل پسند نہیں کریں گے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کریں گے۔ اللہ ہمارا گواہ ہے اور وہی گواہی کے لئے کافی ہے اور آپ بھی ہمارے گواہ ہیں اور ہر ظاہر و باطن اور ملائکہ اور بندگانِ خدا سب اس بات کے گواہ ہیں اور اللہ ہر گواہ سے بڑا گواہ ہے۔

ایھا الناس! اب تم کیا کہتے ہو؟ — یاد رکھو کہ اللہ ہر آواز کو جانتا ہے اور ہر نفس کی مخفی حالت سے باخبر ہے، جو ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے لئے اور جو گمراہ ہوگا وہ اپنا نقصان کرے گا۔ جو بیعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی بیعت کی، اس کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

ایھا الناس! اللہ سے ڈرو، علیؑ کے امیرالمومنین ہونے اور حسنؑ و حسینؑ اور ائمہؑ کے کلمہ باقیہ ہونے کی بیعت کرو۔ جو غداری کرے گا اسے اللہ ہلاک کردے گا اور جو وفا کرے گا اس پر رحمت نازل کرے گا اور جو عہد کو توڑ دے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

ایھا الناس! جو میں نے کہا ہے وہ کہو اور علیؑ کو امیرالمومنین کہہ کر سلام کرو اور یہ کہو کہ پروردگار ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ہمیں تیری

مغفرت چاہئے اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہے اور یہ کہو کہ شکر پروردگار ہے کہ اس نے ہمیں اس امر کی ہدایت دی ہے ورنہ اس کی ہدایت کے بغیر ہم راہِ ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔

ایھا الناس! علی بن ابی طالبؑ کے فضائل اللہ کی بارگاہ سے ہیں اور اس نے قرآن میں بیان کیا ہے اور اس سے زیادہ ہیں کہ میں ایک منزل پر شمار کرا سکوں۔ لہٰذا جو بھی تمہیں خبر دے اور ان فضائل سے آگاہ کرے اس کی تصدیق کرو۔ یاد رکھو جو اللہ، رسولؐ، علیؑ اور ائمۂ مذکورین کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کا مالک ہوگا۔

ایھا الناس! جو علیؑ کی بیعت، ان کی محبت اور انہیں امیرالمومنین کہہ کر سلام کرنے میں سبقت کریں گے وہی جنت نعیم میں کامیاب ہوں گے۔ ایھا الناس! وہ بات کہو جس سے تمہارا خدا راضی ہو جائے ورنہ تم اور تمام اہل زمین بھی منکر ہو جائیں تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ پروردگار مومنین و مومنات کی مغفرت فرما اور کافرین پر اپنا غضب نازل فرما۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

روز غدیر ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

جب برادر مومن سے عید غدیر کے دن ملاقات کریں تو اسے مبارکباد اس طرح دیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِیْنَ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّةِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ.

حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں امیرالمومنینؑ کی اور ان کے بعد ائمہ کی ولایت وامامت کے ماننے والوں میں سے قرار دیا ہے۔

دعائے سلامتی امام زمانہؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِیِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ ، صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰبَآئِهٖ ، فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِیًّا وَّحَافِظًا وَّقَآئِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِیْلًا وَّعَیْنًا حَتّٰی تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّ تُمَتِّعَهٗ فِیْهَا طَوِیْلًا

اے اللہ (میں دعا کرتا ہوں کہ) تو اپنے ولی امام مہدیؑ (ان پر اور ان کے آباء واجداد پر تیری رحمتیں ہوں) کی اس وقت اور ہر وقت حمایت، حفاظت، ہدایت اور نصرت فرما اور اُن کا رہنما ونگہبان بنا رہ یہاں تک کہ تو ان کو بخوشی اپنی زمین کا اقتدار بخشے اور ان کو طویل آسودگی عطا فرمائے۔

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ

۱۔ ایک عیسائی عالم ۲۰۰ مرتبہ نہج البلاغہ پڑھ کر اس کتاب کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

۲۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کے پہلے نائب ابو عمرو، عثمان بن سعید رحمہ اللہ نے کون سی دعا لکھوائی ہے اور پھر اس دعا کو پڑھنے کا حکم بھی دیا ہے؟

۳۔ مجلس امام حسین علیہ السلام میں تبرک دینے کا ثواب حدیث قدسی میں کیا بیان ہوا ہے۔

۴۔ میاں بیوی کے اختلافات کا ایک بڑا نقصان کیا ہے؟

۵۔ علمائے ربانی سے دور رہنے کے تین خطرناک نقصانات کیا ہیں؟

تو

ادارۂ ایصال کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔